۱۴ فروری ۲۰۰۱ء

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

"یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے"

نئی صدی کے آغاز میں پاکستان کے قلب لاہور میں منعقدہ

عہد ساز انٹرنیشنل خلافت کانفرنس

کی مفصل رپورٹ

(اوپر) سٹیج کا ایک بھرپور منظر (نیچے) نائب سفیر افغانستان حبیب اللہ فوزی، امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد اور کھچا کھچ بھرا ایوانِ اقبال

کیا عجب کہ افغانستان اور پاکستان پر مشتمل یہ خطہ زمین جو عظیم اسلامی روایات کا امین ہے، عالمی احیاءِ خلافت کا نقطہ آغاز بن جائے!

اس شمارے کی قیمت : ۸ روپے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الھدیٰ — از : ڈاکٹر اسرار احمد

سورۃ البقرۃ (۷)

﴿ الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ ﴾

"الف لام میم! یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ' ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔"

تمہیدی مباحث

عظمتِ سورۃ البقرہ: سورۃ البقرہ کی عظمت کے بارے میں ترمذی شریف کی دو احادیث نوٹ کرنے کے قابل ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا : ((لکل شیء سنام وسنام القرآن سورة البقرة وفیها آیة هی سیدة آی القرآن آیة الکرسی)) "ہر شے کی ایک چوٹی (کوہان) ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک آیت تو وہ ہے جو تمام آیۂ قرآنیہ کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے"۔ سورۃ البقرۃ کی خصوصی شان سے متعلق دوسری حدیث بھی حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے مروی ہے ' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ان البیت الذی تقرء فیه البقرة لا یدخله الشیطان)) "وہ گھر کہ جس میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا"۔ یہ گویا کہ ہر اس گھر کی حفاظت اور دفاع کا فریضہ سرانجام دیتی ہے جس میں کہ سورۃ البقرہ پڑھنے کا اہتمام ہوتا ہے۔

زمانہ نزول: سورۃ البقرہ چالیس رکوعوں اور ۲۸۶ آیات پر مشتمل قرآن مجید کی سب سے طویل سورت ہے۔ اس بات پر اجماع ہے کہ اتنی طویل سورۃ بیک وقت نازل نہیں ہوئی بلکہ اس کا زمانہ نزول قریباً دو سال کے عرصے پر محیط ہے۔ ہجرت کے فوراً بعد غزوہ بدر سے پہلے تک دو سال سے کچھ کم عرصے میں قرآن حکیم کی جو آیات نازل ہوئیں ان سب کو حضور ﷺ نے اس سورۂ مبارکہ کی شکل میں جمع فرمادیا تھا۔ اگرچہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ ہجرت اور غزوۂ بدر کے درمیانی عرصے میں سورۂ محمد بھی نازل ہو چکی تھی تاہم اس طرح یہ دو ہی سورتیں ہیں جو اس عرصے میں نازل ہوئیں۔ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتوں سمیت چند دیگر آیات مکے میں ہی نازل ہوئی تھیں۔ اس کی آخری دو آیتوں کی خصوصی شان یہ بھی ہے کہ بقیہ قرآن تو آسمان سے زمین پر نازل ہوا ' جبکہ یہ آپؐ کو اس وقت عطا کی گئیں جب شب معراج میں آپؐ خود آسمان پر تشریف لے گئے تھے۔ یعنی یہ دو آیتیں اس امت کیلئے وہ عظیم ترین تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو شب معراج میں عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ اس سورۂ مبارکہ میں سود کی حرمت سے متعلق چند آیات ایسی شامل ہیں جن کے بارے میں بھی ہمیں بالاجماع معلوم ہے کہ وہ ۹ ہجری میں نازل ہوئیں۔ غزوۂ بدر تو ۲ ہجری میں ہوا تھا ' اس اعتبار سے یہ خاصا زمانی فصل ہے لیکن یہ کہ مضمون کی مناسبت سے نبی اکرم ﷺ نے انہیں سورۂ بقرہ میں شامل فرمادیا تھا۔ اس طرح کی استثناءات شاید کوئی اور بھی ہوں لیکن وہ شاذ کے درجے میں ہوں گی۔ بحیثیت مجموعی یہی کہا جائے گا کہ یہ سب سے پہلی مدنی سورۃ ہے۔ یعنی ہجرت کے بعد غزوۂ بدر تک وقتاً فوقتاً جو آیات آنحضور ﷺ پر نازل ہوتی رہیں انہیں آپؐ نے اپنی زیر ہدایت اس سورۂ مبارکہ کی شکل میں مرتب کروادیا۔ چنانچہ اس سورۂ مبارکہ کا بڑا حصہ اسی عرصے میں نازل ہونے والی آیات مبارکہ پر مشتمل ہے۔

فرمان نبویؐ — از : چوہدری رحمت اللہ بٹر

ایمان کا ظہور

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)) (رواہ مسلم)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ : "اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی اپنی امت میں بھیجا تو اس کے لئے اس کی امت سے کچھ اس کے حواری بنے اور کچھ صحابی جو اس (نبی) کے طریقے کو مضبوطی سے تھامتے تھے اور اس کے دین کی پیروی کرتے تھے۔ لیکن پھر ان اُمتیوں میں ایسے ناخلف پیدا ہو جاتے کہ جو کچھ وہ کہتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے تھے اور کرتے وہ تھے جس کا حکم نہ دیا گیا تھا۔ (آپؐ نے فرمایا) جو ایسے (ناخلف) امتیوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہو گا ' اور جو اپنی زبان سے ان سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہو گا اور جو ان سے دل سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہو گا۔ اور اگر یہ جہاد کسی کی زندگی میں نہیں ہے تو پھر اس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہے"۔

دیکھا جائے تو آج امت مسلمہ کا وہی حال ہو گیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان کے دعوے دار شکل و صورت سے بھی نہیں پہچانے جاتے کہ یہ انؐ کے ماننے والے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی نعت پڑھنے اور مدح کرنے والے بھی اپنی شکل سے گواہی دے رہے ہوتے ہیں کہ وہ "یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ" کے مصداق ہیں۔ باقی اگر امت مسلمہ کو اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو کیا شک ہے کہ ان کا راستہ "یَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ" کا صدفی صد مصداق ہے۔ غور فرمایئے! نبی رحمت ﷺ سودی نظام کے بارے میں کیا فرما کر گئے ہیں اور آج اُمت کیا کر رہی ہے؟ وہ تو دنیا سے فحاشی اور بے حیائی کو مٹانے آئے تھے اور آج کل کے امتی اس کو فروغ دینے پر کمربستہ ہیں۔ وہ فرما کر گئے تھے کہ ساز و مضراب مسلمان کے دل میں نفاق کو ایسے پروان چڑھاتے ہیں جیسے پانی فصل کو۔ اور آج محبت کے دعویداروں کی کوئی گھڑی اس شیطانی عمل کے بغیر گزرنی مشکل ہے یہاں تک کہ سفر بھی بغیر ساز و آواز کے گوارا نہیں۔ ان حالات میں اگر کوئی مسجد میں بیٹھ کر نماز و صلوٰۃ سے ہی اپنے امتی ہونے کا ثبوت دے رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کا لازمی ظہور جہاد بالقلب سے شروع ہو کر جہاد بالید تک ہے۔ اور اگر یہ نہیں تو ایمان کی نفی ہے خواہ شکل و صورت میں کیسی ہی مشابہت بھی اختیار کر لے۔ اسی لئے آپؐ نے اسلام کی فضیلت کے لئے اسے شرط قرار دیا ہے کہ اگر آدمی واقعی مؤمن بن جائے اور اس کے دل میں ایمان کا نور پیدا ہو جائے تو اس کا ظہور بہترین کردار کی صورت ہی میں ہو گا ' اور وہ تمام معاملات میں احسن طریق پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا ہو گا۔ اس کا کردار عبدیت ' امانت ' صداقت ' صبر و شکر ' صلہ رحمی ' رأفت و رحمت اور حیا و عہد کی پاسداری کا بہترین نمونہ ہو گا اور یہی حاصل ایمان ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

''مسلمان یہودیوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟''

پشاور کے انگریزی روزنامہ فرنٹیر پوسٹ میں ''مسلمان یہودیوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں'' کے عنوان سے ایک خط شائع ہوا ہے۔ بدبخت خط نویس نے اس خط میں نبی اکرم ﷺ کے لئے انتہائی توہین آمیز زبان استعمال کی ہے۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ خط انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی سے شائع ہو گیا یا بدنیتی سے شائع کیا گیا۔ بہرحال ایڈیٹر نے اگلے روز معذرت اور وضاحت کی کہ یہ خط دو افراد کی غفلت سے شائع ہوا ہے اور ان دونوں افراد کو معطل کر کے انکوائری کی جا رہی ہے۔ لیکن عوام اس وضاحت سے مطمئن نہ ہوئے۔ انہوں نے اخبار کے دفتر پر حملہ کر دیا اور پریس جلا ڈالا۔ ہجوم نے دو سینما گھر بھی جلا کر خاکستر کر دیئے۔ یہ ہنگامے تادم تحریر جاری ہیں اور کوئی بھی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

اگرچہ تنظیم اسلامی نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی ہمیشہ مخالفت کی ہے کہ ملزم کو مجرم ثابت کرنے اور پھر سزا دینے کا اختیار صرف ریاست کو حاصل ہوتا ہے۔ عوام زبردستی یہ اختیار حاصل کر لیں تو اس سے انارکی پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے اور نظم و ضبط تباہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ اس نوع کا ہنگامہ اور بلوہ ایسے معصوم لوگوں کو بھی مالی و جانی نقصان پہنچا سکتا ہے جن کا جرم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ان ہنگاموں کی آڑ میں اصل مجرم بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے موجودہ اور سابقہ تمام حکمران کسی برائی کو آغاز ہی میں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی روایت نہیں رکھتے۔ جب رائی پہاڑ کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو پھر ہوا میں تلواریں چلانا شروع کر دیتے ہیں' یعنی پانی کے سر سے گذر جانے اور چنگاری کے شعلہ بن جانے کا انتظار کرتے ہیں۔ ایک عرصہ سے اکثر انگریزی اخبارات خصوصاً ان کے کالم نویس' اسلامی شعائر کا تمسخر اڑانے میں مصروف ہیں۔ وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر تابڑتوڑ حملے کر رہے ہیں۔ وہ بعض پیشہ ور مولویوں کی ناپسندیدہ حرکات کو آڑ بنا کر علمائے کرام اور بزرگانِ دین کی توہین کرتے ہیں۔ وہ اپنی بیہودہ تاویلات سے محکمات قرآنی کو مسلمانوں کی نگاہ میں مشکوک بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ کبھی آزادی صحافت' کبھی جمہوری حقوق اور کبھی سیکولرازم کی آڑ میں اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی' جس سے مجرمانہ ذہنیت کے لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ حکومت کا فرض تھا کہ وہ نظریاتی ریاست میں ایسی غلاظت پھیلانے والے نام نہاد کالم نویسوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹتی اور انہیں قرار واقعی سزا دیتی تو شاید کوئی مضمون نویس توہین رسالت کی جرأت بھی نہ کرتا۔

ہم یہ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک عام ریاست اور نظریاتی ریاست میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک کمیونسٹ ملک میں تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہاں کمیونزم کے خلاف ایک لفظ بھی کہا یا لکھا جائے۔ کمیونسٹ ممالک میں تو ووٹ کا حق بھی صرف کامریڈز کو حاصل ہوتا ہے۔ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کی صرف اور صرف وجہ یہ تھی کہ مسلمان ایک ایسی ریاست کے خواہش مند تھے جہاں وہ آزادی سے اسلامی طرز حیات اپنا سکیں۔ درحقیقت اسلام دشمن اور ملحد عناصر کے حوصلے صرف اس لئے بڑھ گئے ہیں کہ تحریک پاکستان کے دوران ہم نے ''پاکستان کا مطلب کیا' لا اِلٰہ اِلا اللہ'' کا جو نعرہ لگایا تھا' قیام پاکستان کے بعد ''محمد رسول اللہ'' (جو اس کلمہ کا جزو لاینفک ہے)' کے ساتھ جوڑنے میں ہم بری طرح ناکام رہے۔

صحافیوں کی تنظیم اے پی این ایس نے علماء سے یہ سوال کیا ہے کہ اگر مجرم معافی مانگ لے تو اسلام کا کیا حکم ہے۔ ہم ان سے جواباً یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر ہر مجرم جرم کے ارتکاب کے بعد بس معافی مانگ لیا کرے اور اس کی معافی کو کافی سمجھا جائے تو جرائم کی حوصلہ افزائی ہو گی یا حوصلہ شکنی؟ اور ایسے معاشرے کا بنے گا کیا؟

ذرا سوچئے یہ کسی عام آدمی کی توہین نہیں' توہین رسالتؐ کا کیس ہے جس سے نمٹنے کے لئے ہمارے ملک میں خوش قسمتی سے قانون موجود ہے۔ ہماری رائے میں ہونا یہ چاہئے تھا کہ خط کی اشاعت کے فوری بعد سرکاری مشینری حرکت میں آتی۔ خط نویس کو یا خط اشاعت کے لئے بھیجنے والے اور اس کی اشاعت کے ذمہ دار ملازمین کو فوری طور پر حراست میں لیا جاتا اور اخبارات کی انتظامیہ کی طرف سے صفحہ اول پر جلی حروف میں اس غفلت پر معذرت اور ندامت کا اظہار کیا جاتا اور پیشکش کی جاتی کہ خط نویس اور اشاعت کے ذمہ دار افراد کے خلاف انتظامیہ توہین رسالتؐ کیس میں خود فریق بنے گی اور انہیں قانون کے مطابق عبرت ناک سزا دلوانے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

ہم اس بدبخت خط نویس کو یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمان یہودیوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں۔ یہودی قوم جسے بجا طور پر سابقہ امت مسلمہ کہا جاتا ہے کبھی اس زمین پر اللہ کی نمائندہ امت اور بڑی چہیتی امت تھی۔ اللہ نے اپنی بے شمار اور ان گنت نعمتوں سے اسے نوازا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بے شمار معجزات عطا ہوئے' بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے معجزانہ طور پر بچایا گیا' اسی قوم پر من و سلویٰ اترا۔ یہودیوں کو ارض مقدس میں داخل ہونے سے پہلے ہی فتح کی بشارت دے دی گئی پھر بھی انہوں نے کہا ''اے موسیٰ جاؤ تم اور تمہارا رب جنگ کرو' ہم تو یہیں بیٹھے ہیں''۔ انہوں نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم کو اپنے تئیں سولی پر چڑھایا۔ انہوں نے عیسائیت میں نقب لگائی۔ یہودی مدینہ میں اس لئے آباد ہوئے کہ ان کی کتابوں میں پیش گوئی موجود تھی کہ کھجوروں کی سرزمین میں نبی آخرالزمان کا ظہور ہونے والا ہے لیکن چونکہ ان کی توقعات کے برعکس اس نبی کی بعثت بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل میں ہو گئی تو انہوں نے حسد اور تکبر کے باعث جان بوجھ اور سمجھ کر حضور ﷺ کا انکار کیا۔ انہیں معاذ اللہ قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جنگ خندق میں عین موقع پر عہد شکنی کر کے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی۔ یہ سب کچھ حضور پاک ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کیا۔ آپؐ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد مسلمانوں میں فساد پھیلانے اور تفرقہ پیدا کرنے کے لئے جو کچھ کیا اس کے ذکر سے تو ضخیم کتابیں بھری پڑی ہیں۔ مسلمانوں کے معاملے میں یہودیوں نے احسان فراموشی کی غیر معمولی مثال قائم کی ہے۔ ان کی پوری تاریخ میں ان کے ساتھ سب سے زیادہ ہمدردی امت مسلمہ نے کی۔ عیسائیوں نے ان پر ظلم و ستم کے وہ پہاڑ توڑے کہ جو ضرب المثل بن چکے ہیں' لیکن مسلمانوں نے انہیں ۶۰۰ برس کی بے دخلی کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پہلی بار یروشلم میں داخلے کی اجازت دی۔ اسی طرح سپین میں بھی مسلمانوں نے انہیں عیسائیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی لیکن اس احسان فراموش قوم کے ذہن و قلب سے مسلمان دشمنی کبھی نہیں نکل سکی۔ آج مسلمان کا اصل قصور یہ ہے کہ وہ اس سازشی قوم سے جسے اللہ نے ''مغضوب علیھم'' قرار دیا' دلی نفرت تو کرتا ہے لیکن عملاً اس کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے کچھ نہیں کرتا۔

اگرچہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بدنصیب کے شاتم رسولؐ بننے کی نوبت اس وقت تک نہیں آ سکتی جب تک کہ اس کے دل پر اللہ کی طرف سے ''گمراہی'' کی مہر ثبت نہ ہو جائے۔ پھر بھی ہمیں حکم ہے کہ ہم ہر گمراہ کے لئے ہدایت کی دعا مانگیں' وگرنہ ایسے لوگوں کے لئے زمین کی پشت سے زمین کا پیٹ بہتر ہے جہاں نار جہنم ان کی منتظر ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انہیں اپنی آغوش میں لے لے گی۔ دنیا کے قانون اور اس کے قانون سازوں کے بس میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ وہ انہیں اپنے مقام پر پہنچا دیں۔ اے کاش دنیا میں بھی انہیں کوئی ایسی سزا دی جا سکتی جسے صحیح معنوں میں قرار واقعی کہا جا سکتا۔

باطل نظام کو بدلنے کی جدوجہد انفرادی نجات کے لیے ضروری ہے

مسجد دار السلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲/ فروری ۲۰۰۱ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ' تلاوت آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا :

جب کسی مومن سے اللہ کی اطاعت میں کسی کمی یا کوتاہی کا صدور ہو جاتا ہے تو وہ فوراً اللہ کی جناب میں رجوع کرتا ہے اور اپنی کوتاہی پر استغفار کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے :

"اللہ کے ذمہ ہے ان لوگوں کی توبہ قبول کرنا جو جذبات کی رو میں آ کر گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر فوراً توبہ کر لیتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے"۔ (النساء : ۱۷)

دراصل جب کوئی گنہگار بندہ اپنے رب کے حضور اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا عزم کرتا ہے تو ایک حدیث کی رو سے اللہ کو اس پر اس سے کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کسی گلہ بان کو سارا دن تلاش کر کے اچانک اپنی گمشدہ بھیڑ کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

اس بات کو ایک اور حدیث میں تمثیل کے ذریعے یوں سمجھایا گیا ہے کہ کسی لق و دق صحرا میں کسی شخص کا اونٹ اگر گم ہو جائے جس پر اس کا زادِ راہ' کھانے اور پینے کا سامان بندھا ہو۔ اپنے اونٹ کی تلاش میں تھک کر بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو کر آخر کار وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو کر اپنی موت کے انتظار میں لیٹ جاتا ہے۔ اچانک وہ دیکھتا ہے کہ اس کا اونٹ اس کے پاس کھڑا ہے اور اس کا سامان بھی اس پر موجود ہے۔ اس وقت انتہائی خوشی کی حالت میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل جائیں کہ اے اللہ میں تیرا رب ہوں اور تو میرا بندہ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی گنہگار بندہ اللہ کی جناب میں رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی واپسی پر اس سے کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

توبہ کا یہ دروازہ موت سے پہلے تک کھلا رہتا ہے۔ اگر زندگی کی امید نہ رہے اور نزع کا عالم طاری ہو جائے تو پھر توبہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح کوئی شخص دیدہ دانستہ اور تسلسل سے کسی ایک بڑے گناہ میں اس درجے مبتلا ہو جائے کہ وہ گناہ اس کا احاطہ کر لے اور وہ توبہ نہ کرے تو یہ ایک گناہ اس کے جہنم میں مستقل داخلے کیلئے کافی ہو گا۔ سورۂ بقرہ کی آیت ۸۱ میں ارشاد ربانی ہے :

"جس نے ایک گناہ بھی کمایا اور پھر اس گناہ کی شامت نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا تو ایسے لوگ جہنمی ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے"۔

اس آیہ مبارکہ میں کبیرہ گناہ کا تذکرہ ہے کیونکہ صغیرہ گناہ تو معمول کی نیکیوں سے خود بخود جھڑتے رہتے ہیں البتہ یہ ساری بحث انفرادی گناہوں اور ان کی توبہ سے متعلق ہے۔ کچھ گناہ اجتماعی نوعیت کے بھی ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا اجتماعی گناہ یہ ہے کہ کافرانہ نظام میں زندگی گزاری جائے۔ باطل نظام کے تحت اگر آپ انفرادی طور پر پورے دین پر عمل بھی کر رہے ہوں تو آپ کی اطاعت جزوی ہو گی کیونکہ طاغوت کی حکمرانی بدترین شرک ہے۔ اس اجتماعی گناہ کا کفارہ صرف توبہ کرنے سے ادا نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس معاشرے کے خلاف جہاد کیا جائے۔ البتہ اس جہاد کے تین درجے ہیں جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے :

"نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی منکر کو دیکھے اگر اس پر قدرت ہو تو اس کو ہاتھ سے بند کرے اگر اتنی مقدرت نہ ہو تو زبان سے اس کو منع کر دے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے"۔ (مسلم)

باطل نظام سب سے بڑا منکر ہے۔ ایسے معاشرے میں دوسرے منکرات بھی لازماً ہوں گے۔ مثلاً عورت کا پردہ نہ کرنا' سود خوری اور رشوت خوری سب منکر ہیں لیکن اگر پورا نظام اجتماعی ہی کفر پر مبنی ہو تو اس سے بڑا منکر کیا ہو گا۔ اس ضمن میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی دوسری حدیث ملاحظہ فرمایئے :

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی مبعوث کیا اس کے کچھ اصحاب ہوتے تھے' جو اپنے نبی کی سنت کو مضبوطی سے پکڑتے تھے پھر کچھ عرصے بعد ایسے ناخلف لوگ آ جاتے تھے جو کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ تھے یعنی وہ ایسے کام کرتے تھے جن کا حکم ہوا ہی نہیں۔ جو شخص ایسے لوگوں سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہو گا۔ اور جو ایسے لوگوں سے جہاد کرے گا زبان سے وہ بھی مومن ہو گا جس میں اتنی طاقت نہ ہو کم از کم (ایسے لوگوں اور ان کے اس کے فعل کو) دل سے برا جانے وہ بھی مومن ہو گا لیکن اس کے بعد تو ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی موجود نہیں"۔ (مسلم)

گویا اگر آپ کسی طاغوتی نظام میں رہ رہے ہیں جہاں چاروں طرف منکرات ہیں تو خواہ آپ خود انفرادی طور پر ہر منکر سے پاک ہوں لیکن اگر آپ معاشرے کی گندگی پر پریشان نہیں ہیں تو ایمان آپ کے دل میں نہیں ہے۔ یہ حضور ﷺ کا فتویٰ ہے۔

ایک اور حدیث قدسی کے مطابق حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک بستی پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجا گیا تو ایک ایسے شخص کے بارے میں جس کے ذاتی تقویٰ اور نیکی کا یہ عالم تھا کہ اس نے اپنی ساری عمر میں پلک جھپکنے کے برابر بھی معصیت میں کوئی وقت نہیں گزارا تھا' حکم ہوا کہ پوری بستی کو اس شخص پر دے مارا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے چاروں طرف اللہ کی نافرمانی ہو رہی تھی لیکن ان منکرات پر اس کی غیرت ایمانی نہیں جاگی۔ معلوم ہوا کہ ایسا شخص دوسرے لوگوں سے بڑھ کر مجرم ہے۔ لہٰذا ایمان کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ منکرات اور باطل نظام و معاشرے سے دلی طور پر شدید نفرت ہو۔ اگر اللہ کا دین قائم نہ ہو تو پھر اس باطل نظام سے تعاون نہ ہو' اس میں پھلنے پھولنے کی کوشش نہ کی جائے۔

ایمان کا اگلا درجہ یہ ہو گا کہ اس نظام کے خلاف زبان کھولی جائے۔ قلم سے جہاد کیا جائے۔ ان برائیوں کے خلاف جلسے منعقد کئے جائیں' تبلیغ کی جائے وغیرہ۔

ایمان کا اعلیٰ و بلند ترین درجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ زبان کے جہاد سے اوپر اٹھیں اور متحد ہو کر ایک جماعت بنیں اور اس نظام کے خلاف میدان میں آ جائیں۔ لیکن اس جہاد کے لئے شرط لازم "جماعت" ہے۔

اسی ضمن میں حضور ﷺ نے فرمایا "دیکھو میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ یعنی جماعت کا' سمع کا' طاعت کا' ہجرت کا اور جہاد فی سبیل اللہ کا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جماعت کے بغیر کوئی

اسلام نہیں۔ مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کا دین قائم ہے تو خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیعت ہوگی' اُس وقت اُس جماعت سے جڑے رہنے میں ہی نجات ہوگی۔ لیکن اگر یہ نظام قائم نہیں ہے تو پھر اس نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنے والی کسی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہوگا اور اس کے امیر کے ہاتھ پر بیعت لازم ٹھہرے گی۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے "جو شخص مرا اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کا قلادہ نہیں تھا' وہ جاہلیت کی موت مرا"۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر اللہ کا دین قائم نہیں ہے تو انفرادی نجات کے لئے بھی ضروری ہے کہ باطل نظام کو بدلنے کی جدوجہد کی جائے۔ لیکن اس جدوجہد کے لئے سمع و طاعت والی جماعت میں شرکت شرط لازم ہے۔ تاہم کسی مناسب جماعت کی تلاش کے دوران جو عرصہ بھی گزرے گا وہ اسی میں شامل ہوگا۔ اس کام کے لئے ہماری بھی ایک جماعت ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ اسی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ بہرحال یہ ضرور نصیحت کروں گا کہ کسی جماعت میں ضرور شامل ہوں۔ البتہ جماعت کی تلاش میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ کسی جماعت میں شامل ہونے سے پہلے چار باتیں ضرور دیکھ لیں۔

(۱) اس جماعت کا واضح مقصد اللہ کے دین کا قیام ہونا چاہئے۔
(۲) اس جماعت میں سمع و طاعت کا نظم ہونا چاہئے البتہ یہ نظم دستوری بھی ہو سکتا ہے اور شخصی بیعت پر مبنی بھی۔
(۳) اس جماعت کا طریق کار منہاج محمدیؐ سے ماخوذ ہو۔
(۴) اس کی قیادت میں پروفیشنلزم اور ذاتی مفاد پرستی نہ ہو' بلکہ وہ اللہ اور اس کے دین کے ساتھ مخلص ہو۔

اگر آپ کو کوئی جماعت اس معیار پر نہیں ملتی تو آپ خود جماعت قائم کریں لیکن جماعت کے بغیر زندگی نہ گزاریں۔

حالات حاضرہ

اگر ہماری دینی جماعتیں پاور پالیٹکس کی کشاکش میں الجھنے کے بجائے متحد و متفق ہو کر نفاذ اسلام کا مطالبہ لے کر کھڑی ہو جائیں تو یہاں چند دنوں میں نفاذِ شریعت کا مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ فرنٹیر پوسٹ میں گستاخانہ خط کی اشاعت انتہائی غلیظ اور قابل مذمت حرکت ہے جس پر مسلمانوں کا مشتعل ہو جانا یقیناً قابل فہم ہے۔ تاہم پشاور میں ہونے والی حالیہ ہنگامہ آرائی اور توڑ پھوڑ کی تائید و توثیق نہیں کی جا سکتی۔ البتہ ان واقعات سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ پاکستانی عوام میں ابھی دینی غیرت و حمیت موجود ہے۔

عقائد و شعائر اسلامی کے لئے عوام میں جس درجے دینی حمیت و حساسیت موجود ہے اگر یہی حساسیت اسلام کے عملی نفاذ کے معاملے میں بھی پیدا ہو جائے تو پاکستان میں نفاذ اسلام کی منزل بہت جلد سر ہو سکتی ہے۔

کراچی میں پانچ علمائے کرام کی شہادت کا واقعہ نہایت تشویشناک ہے۔ انہی علمائے حق کی بدولت آج تک سیکولرزم باطل کو پاکستان میں رنگ جمانے کا پورا موقع نہیں ملا۔ اگر ہمارے علمائے کرام ہر دور میں اٹھنے والے فتنوں کے خلاف بند نہ باندھتے تو آج پاکستان بھی ترکی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین سے ناتا توڑ چکا ہوتا۔

قارئین توجہ فرمائیں!

سابقہ شمارے کی مانند زیر نظر شمارہ بھی "انٹرنیشنل خلافت کانفرنس" کے حوالے سے خصوصی اشاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ دونوں شمارے معمول سے زیادہ ضخامت اور آرٹ پیپر کے دو رنگے سرورق کے ساتھ شائع کئے گئے۔ ہمیں یقین ہے کہ قارئین نے ان میں خصوصی کشش اور دلچسپی محسوس کی ہوگی۔ ہمیں اس بارے میں قارئین کی رائے کا انتظار رہے گا۔ ان دونوں شماروں کے مابین ایک پرچے کا ناغہ بھی ہوا جسے امید ہے کہ محسوس نہیں کیا ہوگا کہ ایک شمارے کے نقصان پر دو خصوصی اشاعتوں کا حصول یقیناً گھاٹے کا سودا نہیں۔ (ادارہ)

رفقاء نوٹ فرمالیں!

تنظیم اسلامی کا علاقائی اجتماع برائے پنجاب و آزاد کشمیر

۲۳ فروری تا ۲۵ فروری ۲۰۰۱ء بمقام سادھوکے منعقد ہو رہا ہے۔

اجتماع کا آغاز بروز جمعہ ۱۲ بجے دوپہر ہوگا

ساڑھے بارہ بجے تا ۲ بجے نماز جمعہ سے قبل امیر محترم کا خطاب ہوگا

علاقائی اجتماع کا اختتام ۲۵ فروری بروز اتوار نماز ظہر پر ہوگا

رفقاء و احباب ۱۰ بجے تک پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ اطمینان سے تیار ہو کر خطاب جمعہ سن سکیں

(اجتماع گاہ لاہور سے گوجرانوالہ کی جانب ۳۵ کلومیٹر سادھوکے، بیگ پور روڈ پر واقع ہے)

نوٹ: جی ٹی روڈ (سادھوکے) سے اجتماع گاہ تک ٹرانسپورٹ کا انتظام تنظیم اسلامی کرے گی

☆☆☆

—— برائے رابطہ و معلومات ——

مرزا ایوب بیگ، ناظم اجتماع و امیر حلقہ لاہور ڈویژن

فون نمبرز: 6366638,6316638,7358970,7311668

خلافت کی اذان

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کے انعقاد کے بعد یکم فروری 2001ء کو پریس کلب کراچی میں
داعیٔ تحریک خلافت پاکستان محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا صحافیوں سے خطاب

میں نے آج سے ٹھیک دس سال قبل اسی مقام پر پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کیلئے تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ان دس سالوں کے دوران 'الحمد للہ' کہ اس ضمن میں بہت سا علمی و تحقیقی کام ہو چکا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ پاکستان کے طول و عرض میں منعقدہ جلسوں میں عوام کے سامنے نظامِ خلافت کے اہم بنیادی نکات اور اس کے قیام کیلئے عملی طریق کار کی وضاحت ہو چکی ہے' بلکہ کراچی' لاہور' راولپنڈی' پشاور اور کوئٹہ میں چار چار روزہ "خطبات خلافت" اصحاب فہم و دانش کے اجتماعات میں دیئے جا چکے ہیں جن میں خلافت کی اصل حقیقت اور ختم نبوت کے بعد خلافت کے شخصی کی بجائے عوامی صورت اختیار کرنے ایسے اہم علمی نکات پر مستزاد عہد حاضر میں خلافت کے تحت قائم ہونے والے دستوری و سیاسی اور معاشرتی و معاشی نظاموں کے خدوخال بھی واضح کئے جا چکے ہیں۔ مزید برآں یہ "خطبات خلافت" کتابی صورت میں بھی شائع ہوئے جس کے تین ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں الحمد للہ اتوار ۲۳ جنوری ۲۰۰۱ء کو ایوان اقبال لاہور میں عظیم الشان انٹرنیشنل خلافت کانفرنس بھی منعقد ہو چکی ہے جس میں پاکستان کے نامور علماء اور دانشور حضرات کے علاوہ بنگلہ دیش' ملائشیا' غرب الہند اور امریکہ سے آنے والے حضرات نے بھی شرکت کی۔ اور ایوانِ اقبال کے وسیع و عریض آڈیٹوریم کے صبح و شام کے دونوں اجلاسوں کے دوران کھچا کھچ بھرے ہونے سے نظام خلافت کے ساتھ عوام کی ذہنی و قلبی وابستگی کا ثبوت بھی سامنے آگیا۔

پاکستان کی ساڑھے ترپن سالہ زندگی کے دوران اگرچہ یہاں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے قیام اور قوانین شریعت کے نفاذ کے ضمن میں تو کوئی پیش رفت نہ ہو سکی' تاہم 'بحمد للہ' نظام خلافت کے دستوری اور آئینی تقاضے کم از کم نظری طور پر بہ تمام و کمال پورے ہو چکے ہیں۔ یعنی قرارداد مقاصد کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار بھی پورے شد و مد کے ساتھ موجود ہے' پھر اس کی عملی تنفیذ کے ضمن میں دستور کی دفعہ ۲۲۷ میں یہ بھی طے کیا جا چکا ہے کہ یہاں قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون سازی نہیں کی جا سکتی۔ مزید برآں ایک اعلیٰ عدالتی ادارہ بھی "فیڈرل شریعت کورٹ" کی صورت میں وجود میں آچکا ہے جو کسی بھی معاملے کے شریعت کے منافی ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ دینے کا مجاز ہے۔ تاہم بدقسمتی یہ ہے کہ دفعہ ۲۲۷ کو کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے ساتھ نتھی کر دیا گیا ہے کہ وہ ان امور کا جائزہ لے کر وقتاً فوقتاً رپورٹ پیش کرتی رہے گی' لیکن پھر ان رپورٹوں کا کیا بنے گا' اس ضمن میں دستور خاموش ہے اور دوسری طرف فیڈرل شریعت کورٹ کے دائرہ کار پر تحدیدات عائد کر کے اسے غیر مؤثر کر دیا گیا ہے۔

اب اگر پاکستان کی موجودہ حکومت جسے پاکستان کی عدالت عظمیٰ نے دستور میں ترمیم کا اختیار بھی دے دیا ہے دستور میں صرف حسب ذیل چند ترامیم کر دے تو پاکستان میں اسلامی قوانین کی تنفیذ کا معاملہ نہایت پُر امن اور ہموار طریقے پر اور ایک فطری تدریج کے ساتھ ہوتا چلا جائے گا اور نظام خلافت کا یہ اہم تقاضا پورا ہو جائے گا :

(۱) دفعہ ۲۲۷ کو دفعہ ۲۔ الف یعنی قرارداد مقاصد کی ساتھ دفعہ "۲۔ب" کی حیثیت سے شامل کیا جائے اور اس میں "قرآن و سنت" کے الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیئے جائیں : "جو پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہے۔" (یعنی
(Which Constitute the Supreme Law of Pakistan)

(۲) فیڈرل شریعت کورٹ کے دائرہ کار پر عائد جملہ تحدیدات ختم کر دی جائیں' اس لئے کہ اللہ ہم سے اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کا مطالبہ کرتا ہے نہ کہ جزوی طور پر۔ (اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّةً)

(۳) فیڈرل شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بینچ کے جج حضرات کی شرائط ملازمت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کے مساوی کی جائیں۔

(۴) اسلامی نظریاتی کونسل کو ختم کر دیا جائے' اس لئے کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے قیام کے بعد اس کی ضرورت ختم ہو چکی ہے۔ اس میں شامل جید علماء کے ذریعے فیڈرل شریعت کورٹ کے ججوں اور بنچوں کی تعداد کو بڑھایا جائے۔

جہاں تک اسلام کے نظامِ عدل اجتماعی (Social Justice) کا تعلق ہے جس کے ضمن میں علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء کے خطبہ الہ آباد میں جس میں پاکستان کے قیام کی پیشینگوئی کی گئی تھی' کہا تھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو ہم اسلام کے روشن چہرے پر دور ملوکیت (یعنی بنو امیہ اور بنو عباس کے دور) میں پڑنے والے داغوں اور دھبوں کو دھو کر اصل اسلام (یعنی خلافت راشدہ کے نظام) کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں گے۔ اور جسے قائداعظم نے "اسلامک سوشلزم" سے تعبیر کیا تھا' کے ضمن میں دو کام ضروری ہیں :

(۱) جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری کے نظام کو ختم کرنے کیلئے امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے فتاویٰ پر عمل کیا جائے جو مزارعت کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یا اس امر کی تحقیق کی جائے کہ آیا پاکستان کی اراضی عشری ہیں یا خراجی۔ اور اگر اہل علم متفق ہو جائیں کہ یہ خراجی ہیں تو ملکیت زمین کا پورا موجودہ نظام ختم کر کے ایک بالکل نیا بندوبست اراضی کیا جائے جس سے ظلم و استحصال کا یہ عظیم ترین مظہر ختم ہو سکے۔

(۲) سرمایہ داری کے سب سے بڑے ہتھکنڈے یعنی سود کے انسداد کے ضمن میں اللہ کرے کہ مرکزی وزیر امورِ مذہبی کی دی ہوئی خبر صحیح ثابت ہو اور [illegible] سودی لین دین کم از کم ملک کے اندر بالکل ختم ہو جائے۔ تاہم اس ضمن میں بھی دو باتیں اہم ہیں :

i) ایک یہ کہ اندرونی سود کے ساتھ ساتھ بیرونی سود کی ادائیگی بھی فی الفور ختم کی جانی چاہئے۔ (اس کیلئے ہمارے پاس جواز کے طور پر امریکہ کا وہ طرز عمل موجود ہے جو اس نے ہمارے ساتھ F-16 کے ضمن میں روا رکھا ہے!)

ii) غیر سودی بینکاری کے جملہ زیر غور نظام اصل میں بیع موجل اور بیع مرابحہ کی اساس پر سود کی ایک لطیف شکل کو جائز قرار دینے پر مبنی ہیں۔ تاہم چونکہ ان کے ذریعے سودی نظام پر کچھ نہ کچھ پابندیاں لگ جاتی ہیں لہٰذا ابتداءً ان کو اختیار کر لینا بھی غنیمت ہو گا۔ تاہم یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ بالآخر استحصال کی اس ام الخبائث کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہو گا۔

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اور اس میں تاحال اسلامی نظام کے قیام نہ ہونے اور اسلامی قوانین کے نافذ نہ ہونے کی بناء پر جو نظریاتی خلا پیدا ہوا' اور اس کے ضمن میں اللہ سے کئے گئے وعدے کی جو خلاف ورزی ہوئی اور اس پر اللہ کی جانب سے (سورۃ التوبہ کی آیات ۷۵ تا ۷۷ کے مطابق) جو منافقت کی سزا ہم پر مسلط ہوئی' اس ہی کے مظاہر ہیں کہ :

(۱) قوم قومیتوں میں تحلیل ہو گئی اور "نفاق باہمی" مکروہ ترین شکل میں سامنے آگیا

(۲) اخلاق کا دیوالہ نکل گیا اور صداقت' ایفائے عہد اور امانت کے اوصاف عالیہ سے عاری ہونے ہی کا نتیجہ ہے کہ ملک معاشی طور پر دیوالیہ ہو گیا۔

(۳) دین و مذہب کے اہم ترین عملی پہلوؤں پر توجہ نہ ہونے کے باعث فروعی اختلافات نے شدت اختیار کر لی۔ جس سے فرقہ وارانہ منافرت اور چپقلش کو ہوا ملی۔

اسلام کے عملی نفاذ سے ان شاء اللہ ہماری یہ تینوں بیماریاں دور ہو جائیں گی۔

کراچی میں حال ہی میں دہشت گردی کا جو وحشت ناک ترین واقعہ ہوا ہے اسکی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اگرچہ مجھے چیف ایگزیکٹو کی اس رائے سے اتفاق ہے کہ اس میں اصل دخل بھارت کی ایجنسیوں کا ہے جو ہمارے فرقہ وارانہ اختلافات کو Cover کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ تاہم انہیں یہ کور بہرحال ہم نے ہی فراہم کیا ہے۔ اس ضمن میں جسٹس تقی عثمانی صاحب کی یہ نصیحت بہت اہم اور قابل توجہ ہے کہ اس واقعہ کو ملی یکجہتی کے عمل کو سبوتاژ کرنے کا ذریعے نہیں بننے دینا چاہئے۔ بہرحال ضروری امر یہ ہے کہ خواہ یہ معاملہ اصلاً Raw ہی کا ہو لیکن اس کا عملاً ارتکاب کرنے والے تو اس معاشرے میں موجود ہیں۔ لہٰذا ان کو جلد از جلد نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

''یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے!''

نئی صدی کے آغاز پر' پاکستان کے قلب لاہور کے عظیم الشان آڈیٹوریم ''ایوانِ اقبال'' میں تحریک خلافت پاکستان کے تحت منعقد ہونے والی فقیدالمثال

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس

آنکھوں دیکھا حال - ایک جامع رپورٹ

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ٹھیک ساڑھے نو بجے ہوا۔ ایوان اقبال جیسا وسیع و عریض اور بصورت ہال کانفرنس کے آغاز سے پہلے ہی پر ہو چکا تھا۔ سٹیج سیکرٹری مولانا خورشید احمد گنگوہی نے مقررین حضرات اور داعیٔ تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد کو سٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری سید صداقت علی کو حاصل ہوئی۔ انہوں نے اپنی خوبصورت آواز سے کلام اللہ کے تاثر کو اس طرح نمایاں کیا کہ سماں باندھ دیا۔ جناب مرغوب احمد ہمدانی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے

سرکار کی امت پر عجب وقت پڑا ہے

سٹیج سیکرٹری مولانا خورشید احمد گنگوہی نے حاضرین کو گرماتے ہوئے کہا:

آج پوری دنیا میں اسلام کے بیٹوں اور بیٹیوں میں ایک بیداری کی لہر موجود ہے۔ بہت سے لوگ ادارۂ خلافت کی بیداری کے لئے کام کر رہے ہیں۔ پاکستان بھی نظام خلافت بحالی کے لئے وجود میں آیا تھا۔ دنیا میں جہاں بہت سی تحریکیں اس کام کے لئے سرگرم عمل ہیں وہاں پاکستان میں اس کام کے آغاز کا شرف محترم ڈاکٹر اسرار احمد کو حاصل ہے۔ آپ نے جلسہ ہائے خلافت' خطبات خلافت اور تحریک خلافت پاکستان کے ذریعہ لوگوں کو بیدار کیا۔ آج کی خلافت کانفرنس اسی مبارک سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے افتتاحی کلمات ارشاد فرمائے۔

ڈاکٹر اسرار احمد (افتتاحی خطاب)

یہ بڑا تاریخی موقع ہے۔ میرے دائیں ہاتھ خلافت

> **نظام خلافت کے قیام میں رکاوٹ ہم خود ہیں' امیر تنظیم اسلامی**

تحریک بنگلہ دیش کے بانی حافظ جی حضور کے فرزند احمد اللہ اشرف جو اس وقت وہاں خلافت تحریک کے امیر ہیں' تشریف فرما ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان میں یہ رشتہ اس پلیٹ فارم سے قائم ہو رہا ہے۔

میرے بائیں جانب ۱۹۵۵ء میں تحریک خلافت پاکستان شروع کرنے والے مجاہد اسلام مولانا عبدالستار نیازی بیٹھے ہیں جبکہ بیرون پاکستان اور اندرون ملک سے تشریف لانے والے نامور سکالرز اور رجال دین بھی سٹیج پر موجود ہیں۔

اس کانفرنس کے موقع پر مجھے ''نوید خلافت'' کے حوالے سے یہ عرض کرنا ہے کہ قیامت سے پہلے کل روئے ارضی پر خلافت راشدہ کی طرز پر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہونا ہے۔ جس کی خبر ہمیں صادق المصدوق حضور اکرم ﷺ نے دی۔

اس ضمن میں مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث کے مطابق حضور اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کی تاریخ کے پانچ ادوار گنوائے ہیں۔ جن میں سے آخری دور کے بارے میں آپؐ نے بشارت دی ہے کہ وہ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دور ہو گا۔ امت مسلمہ پہلے چار ادوار سے گزر کر اس وقت پانچویں اور آخری دور کی دہلیز پر کھڑی ہے اور اس دور میں ان شاء اللہ خلافت قائم ہو کر رہے گی۔

اسی طرح ایک اور حدیث جو حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے' نہایت اہمیت کی حامل ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے میرے لئے پوری زمین کو سکیڑ دیا۔ میں نے اس کے سارے مشرق اور سارے مغرب دیکھ لئے' سن رکھو میری امت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک زمین کو میرے لئے لپیٹا گیا۔''

یعنی اہل اسلام کا اقتدار کرۂ ارض کے کونے کونے پر

تحریک خلافت پاکستان کے ناظم اعلیٰ عبدالرزاق قمر اور سٹیج سیکرٹری مولانا خورشید گنگوہی

داعیٔ تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی محوِ گفتگو ہیں

خلافت کانفرنس سے (بائیں سے دائیں بالترتیب) امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا عبداللطیف، مولانا حبیب اللہ فوزی، مولانا احمد اللہ اشرف، عمران این حسین، جنرل (ر) حمید گل، سید منور حسن، ارشاد احمد حقانی، مولانا عتیق الرحمٰن گیلانی، جسٹس سید نسیم حسن شاہ، ڈاکٹر ابراہیم ناہ، عبدالرحمٰن سلیم، پروفیسر فتح نصیب، مولانا خورشید گنگوہی خطاب کر رہے ہیں، حافظ مرغوب احمد ہمدانی نعت اور جمشید اعظم چشتی کلام اقبال اور قاری سید صداقت علی تلاوت قرآن پاک کر رہے ہیں

قائم ہو گا۔

اسی طرح حضرت مقداد ابن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا اور نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمۂ اسلام کو داخل نہ کردے۔ خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر اور خواہ کسی بدبخت کی مغلوبیت کے ذریعے۔"

یعنی یا تو اللہ لوگوں کو کلمہ اسلام کا قائل و حامل بنا دے گا یا پھر انہیں مغلوب فرما دے گا کہ وہ اس کے محکوم اور تابع بن کر رہیں گے۔

ان احادیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ عالمی نظام خلافت قائم ہو کر رہے گا لیکن قرآن و سنت کے بعض واضح اشارات سے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے عذاب کے کچھ کوڑے امت مسلمہ پر برسیں گے۔ خصوصاً عربوں پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس کے بعد ایک شخصیت حضرت مہدی عرب میں اسلامی حکومت قائم کریں گے اور ان کی مدد کے لئے اس خطے سے جس میں افغانستان اور پاکستان واقع ہیں، فوجیں روانہ ہوں گی۔ اس سلسلے میں بھی احادیث ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن حارث روایت فرماتے ہیں: "مشرق سے لوگ نکلیں گے جو (حضرت) مہدی کی مدد یعنی ان کی حکومت کے تمکن کے لئے زمین کو روندتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں گے۔"

اگرچہ زمینی حالات (Facts on the gound) بہت مایوس کن ہیں، لیکن ان احادیث کو سامنے رکھیں تو جذبۂ عمل پیدا ہوتا ہے۔ ایک اور حدیث میں حضورؐ نے

خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہونا ہے اس کی خبر صادق المصدوق حضور اکرمؐ نے دی ہے، ڈاکٹر اسرار احمد

فرمایا میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچا لے گا۔ ایک گروہ وہ جو ہندوستان سے جہاد کرے گا اور دوسرا گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ساتھ دے گا۔" حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک اور حدیث ہے: "خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی شے واپس نہیں کر سکے گی، یہاں تک کہ وہ ایلیاء (بیت المقدس) میں نصب کر دیئے جائیں۔"

پرانے خراسان میں سنٹرل ایشیائی ریاستیں پورا موجودہ افغانستان اور ایران کے صوبہ خراسان کے علاوہ پاکستان کا مالا کنڈ کا علاقہ بھی شامل تھا۔ شاید اسی لئے علامہ اقبال نے فرمایا تھا ؎

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

ان احادیث کی روشنی میں اگر ہم برصغیر کے حالات کا مشاہدہ کریں تو صاف نظر آتا ہے کہ ایسا ہی ہو گا اور یہ خطہ نظام خلافت کے قیام میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے بعد پہلے ہزار سال میں سارے مجددین عرب میں آئے۔ لیکن جونہی دوسرا ہزار سال شروع ہوا تو سب مجددین یہاں آئے ہیں۔ پہلے دینی و روحانی علم عرب سے یہاں آتا تھا۔ دوسرا ہزار سال شروع ہونے کے بعد یہاں سے باہر گیا۔ گویا اسلام کا روحانی و فکری مرکز جنوبی ایشیا (ہندوستان) میں منتقل ہو گیا ہے۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ پوری دنیا میں خلافت کے خاتمے پر کہیں ردعمل نہیں ہوا تحریک خلافت چلی تو صرف ہندوستان میں چلی۔ ؎

بولیں اماں محمد علی کی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو

اسی ہندوستان کے بطن سے اسلام کے نام پر پاکستان وجود میں آیا۔ پھر اسی پاکستان کے دستور میں حاکمیت الٰہیہ کا اقرار کیا گیا۔ سود کے خلاف عدالتی فیصلہ بھی یہیں آیا۔ لہٰذا میرے نزدیک دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اگر نظام خلافت کے قیام کا امکان ہے تو صرف پاکستان میں ہے۔ اگر ہم اب بھی اس کے لئے کمر ہمت نہیں کستے تو مجرم ہم ہیں اور نظام خلافت کے قیام میں رکاوٹ ہم خود ہیں۔ یہاں نظام خلافت کے قیام میں دیر کی دوسری وجہ دینی جماعتوں کا پاور پالیٹیکس میں ملوث ہونا ہے۔ اگر دینی جماعتیں متحد ہو کر نفاذ اسلام کے لئے تحریک چلائیں تو یہ منزل چند دنوں میں سر ہو سکتی ہے۔ اللہ ہم سب کو اس عظیم کام کے لئے کمر ہمت کسنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت اور پاکستان لازم وملزوم ہیں اور نظام خلافت کے بغیر پاکستان نامکمل ہے، حمید گل

لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل

ڈاکٹر صاحب نے صحیح وقت پر یہ کانفرنس منعقد کی ہے۔ آج پاکستان کے پاس نظام خلافت کے علاوہ کسی دوسرے نظام کا آپشن موجود نہیں۔ ویسے بھی پاکستان کے تصور و تخلیق کا تحریک خلافت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ پاکستان خلافت کے قیام کے لئے ہی وجود میں آیا تھا۔ پاکستان، اسلام اور خلافت لازم و ملزوم ہیں۔ خلافت کے بغیر پاکستان مکمل نہیں۔

اب آیئے عالمی خلافت کے قیام کی طرف کہ اس کا کیا سکوپ ہے؟ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ہے کہ خلافت خود مسلمانوں کے ہاتھوں ختم ہوئی۔ اگر آج علامتی طور پر بھی یہ ادارہ قائم ہوتا تو مسلمانان عالم کے حالات مختلف ہوتے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ۱۹۲۴ء سے خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی اس کی نشاۃ ثانیہ کا عمل بھی شروع ہو گیا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اُس وقت ۴۶ مسلم ریاستیں تھیں آج ۵۶ ریاستیں ہیں۔ اُس وقت مسلمانوں پر غلامی مسلط تھی آج آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ اُس وقت جہاد کا نام و نشان نہ تھا آج جہاد جاری و ساری ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے پاس ایٹمی صلاحیت نہ تھی، آج ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ نشاۃ ثانیہ کے عمل ہی کا حصہ ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس نظریہ کی بنیاد پر نیشن سٹیٹس وجود میں آئی تھیں وہ آج زوال پذیر ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ یورپی یونین اور یورپین اسمبلی بن چکی ہے۔ تاریخ کا موجودہ ٹرینڈ (بہاؤ) خود بخود نظام خلافت یعنی اسلام کے تصور اجتماعیت کی طرف جا رہا ہے۔ آج دنیا گلوبل ویلج بن گئی ہے۔ کون سا نظام اس ویلج کو چلا سکے گا، جو انسانیت کو سکون دے سکے۔ کسی ایک قوم کا بنایا ہوا نظام دوسروں پر رائج کرنا زیادتی ہو گی۔ اس پورے نظام کو ایک Divine (خدائی) آرڈر ہی چلا سکے گا جو صرف ہمارے پاس ہے۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ انسانیت کے مسائل کے حل کے لئے پہلے کیپیٹلزم آیا لیکن جب اس کی خرابیاں سامنے آئیں تو ردعمل میں کمیونزم آیا۔ آج کمیونزم ناکام ہو گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے سے ناکام کیپٹلزم یا امپیریلزم اس کی جگہ لے گا۔ آج تو کوئی نظام ہے ہی نہیں جو ہمارے مسائل حل کر سکے۔ لوگوں کو عادلانہ نظام چاہئے جو صرف اسلام ہے اور اپنی اصل حالت میں آج بھی موجود ہے، جسے بدقسمتی سے روبہ عمل نہیں لایا گیا۔ اس نظام کا

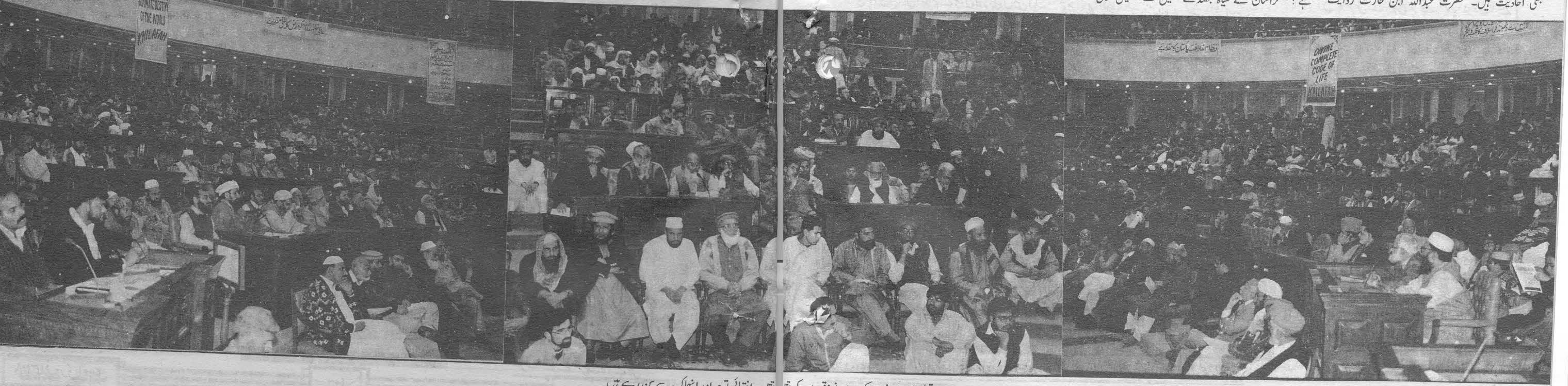

ایوان اقبال میں خلافت کے پروانے مقررین کی تقاریر انتہائی توجہ اور انہماک سے سن رہے ہیں

کانفرنس کے پہلے سیشن کے سٹیج کا منظر' امیر تنظیم وداعی تحریک خلافت پاکستان خطاب فرمارہے ہیں

کسٹوڈین پاکستان ہے۔ یہ نظام اگر پاکستان میں نافذ کر کے دنیا کو دکھادیا جائے تو دنیا اس کی طرف لپکے گی۔

پاکستان میں ہمارا ہر تجربہ ناکام ہو گیا اب ہمارے پاس صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اگر آج کوئی حکومت سمجھتی ہے کہ اسلام کے سوا کوئی اور نظام چلا کے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے تو کبھی نہیں ہو سکتا۔

آج آپ کے پاس ایک اچھی قوم' اچھی فوج اور نیوکلیئر پاور موجود ہے' پشت پر افغانستان موجود ہے۔ ساری چیزیں مکمل ہیں۔ صرف ایک اعلان کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں اگر سب دینی جماعتیں متحد ہو کر حکومت سے یہ مطالبہ کریں تو نفاذ اسلام کی منزل دور نہیں۔

تنظیم اسلامی کے نائب امیر حافظ عاکف سعید اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق سٹیج پر تشریف فرما ہیں

پرویز مشرف جنہیں آئین میں تبدیلی کا اختیار ہے اگر وہ آرٹیکل ۲۲۷ میں قرآن و سنت کو ملک کا قانون قرار دے دیں تو خلافت قائم ہو جائے گی۔

حکومت نیوکلیئر صلاحیت سے کسی صورت دستبردار نہ ہو۔ IMF اور ورلڈ بنک سمیت تمام عالمی مالیاتی اداروں کے ناجائز مطالبات کو ماننے سے انکار کر دیا جائے۔

قاری احمد اللہ اشرف (امیر حرکتہ الخلافۃ بنگلہ دیش)

میں تمام منتظمین کو اس کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ اقدام قابل تعریف و تحسین ہی نہیں قابل تقلید بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی اس کوشش کو بہترین کامیابی عطا کرے اور پاکستان میں خلافت قائم ہو۔

ہمیں آج ذاتی اختلافات کو بھول کر دیکھنا چاہیے کہ ہم کس طرح مسلم دشمنوں کی سازشوں سے چھٹکارا پائیں اور

ڈاکٹر صاحب کے فارمولے کے مطابق نظام خلافت کے لئے جدوجہد کریں تو اس کا قیام ہو سکتا ہے' قاری احمد اللہ اشرف

اپنے مقام کو دوبارہ حاصل کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے ہم متحد ہو کر تحریک چلائیں۔ منکرات کو ختم کریں۔ دشمنوں نے سازش کر کے ہم پر جو لادینی نظام تعلیم مسلط کر دیا ہے' اور کلیدی عہدوں پر اپنی فکر اور نظریہ کے لوگوں کو بٹھا کر ہمیں اپنے نصب العین سے دور ہٹایا اور ہمارا شیرازہ بکھیر دیا ہے' اس سازش کا تدارک کریں۔ بنگلہ دیش میں اس سازش کو سب سے زیادہ استعمال کیا گیا۔

اس کانفرنس میں آکر ہمیں امید ہو رہی ہے کہ پاکستانی عوام اگر ڈاکٹر صاحب کے فارمولے کے مطابق جدوجہد کریں تو نظام خلافت قائم ہو سکتا ہے۔

اس کانفرنس میں ہر طبقے کے لوگ یعنی جوان' بوڑھے عورتیں موجود ہیں۔ سب کے دل میں نظام خلافت کے قیام کی تڑپ موجود ہے۔ ان شاء اللہ یہ ضرور قائم ہو گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ڈاکٹر صاحب کو بہترین کامیابی عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

ارشاد احمد حقانی

میری گزارشات کا عنوان "جدید ملت اسلامیہ کا ظہور اور عالمی نظام خلافت کا امکان" ہے۔

میرے نزدیک داخلی چیلنجوں کا حل تلاش کئے بغیر خارجی چیلنجوں سے نبرد آزما نہیں ہوا جا سکتا۔

آج روایتی علماء کرام اور جدید تعلیم یافتہ دینی سکالرز کے اشتراک سے ایک مشترک فہم اسلام وجود میں آرہا ہے

داخلی چیلنجوں کا حل تلاش کئے بغیر خارجی چیلنجوں سے نبرد آزما نہیں ہو اجاسکتا' ارشاد حقانی

اسلام کے سیاسی نظام کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ حاکم اعلیٰ ہے' عمران این حسین

...و نشاۃ ثانیہ کے عمل میں سب سے زیادہ فیصلہ کن عمل ادا ...رے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نئی صدی کے وسط تک مسلمان ریاستوں میں شاید ایک بھی خاندانی یا شخصی حکومت باقی نہ رہے۔

تاہم آن واحد میں امت مسلمہ کی کایا پلٹ کا مرحلہ کبھی سر نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کچھ بتدریج ہو گا اور ایک نئی اسلامی دولت مشترکہ وجود میں آئے گی۔ یہ مجوزہ اسلامی دولت مشترکہ خلافت کا منصب بحال کر سکے یا نہ کر سکے لیکن اس کی افادیت و اہمیت اپنی جگہ مسلم ہو گی۔

اس کے بعد جمشید اعظم چشتی نے کلام اقبال خودی کا سرنہاں لا الہ الا اللہ پیش کیا اور حاضرین کو اپنی آواز سے مسحور کر دیا۔

انفاق فی سبیل اللہ کی دو مثالیں

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں دو صاحبان خیر نے خصوصی تعاون فرمایا۔ ان میں سے ایک صاحب نے ایوان اقبال ہال کے پورے دن کا کرایہ (۶۵ ہزار روپے) ادا کر کے جبکہ ایک دوسرے صاحب نے اپنی جانب سے ڈیڑھ ہزار افراد کے کھانے کا بندوبست کر کے انفاق فی سبیل اللہ کی غیر معمولی مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی اس پر خلوص سعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

مولانا عبدالستار خان نیازی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں

عمران این حسین (ویسٹ انڈیز، بزبان انگریزی)

اسلام کے سیاسی نظام کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ حاکم اعلیٰ ہے، اس کا قانون سپریم قانون ہے۔ یہ بنیاد ہمارے پاس ۱۹۲۴ء تک رہی۔ جدید سیکولر ریاست اللہ کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتی بلکہ اس کے مطابق حاکمیت مطلقہ کا مقام ریاست کو حاصل ہے، جو صریحاً شرک ہے۔ سیکولر سٹیٹ کے اسی تصور نے خلافت کو Replace کیا۔ لیکن ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے میرے نزدیک خلافت کے نظام کا خاتمہ دراصل ہمارے لئے امتحان ہے کہ کون اس شرک میں مبتلا ہوتے ہیں اور کون اللہ کے فرمانبردار بندے بنتے ہیں۔

خلافت اب دوبارہ واپس آ رہی ہے۔ ہمارے لئے سب سے اہم فیصلہ یہ کرنا ہے کہ ہم شرک کی کشتی میں شامل ہوتے ہیں یا خلافت کی کشتی میں سوار ہوتے ہیں۔ اگر ہم خلافت کے قیام کی جدوجہد کا حصہ بنتے ہیں تو ہم اپنے امتحان میں کامیاب ہیں۔

خلافت کانفرنس کا انعقاد بروقت ہے اور ہم جلد منزل حاصل کرلیں گے، سید منور حسن

ڈاکٹر صاحب اس نظام کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ نظام قائم نہیں ہو سکتا جب تک ایک جماعت کسی امیر کی اطاعت میں "منہج نبویؐ" پر جدوجہد نہیں کرتی۔

لہٰذا اگر ہم خلافت کو واپس ہی لانا چاہتے ہیں تو ہمیں پہلے اپنے اندر کی حالت کو بدلنا ہو گا' اس جنگ کو پہلے اپنے اندر چلانا ہو گا کہ ہمارا مرنا جینا اللہ کے لئے ہو جائے۔ تب ہی ہم اس مشن میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

سید منور حسن (جنرل سیکرٹری، جماعت اسلامی)

میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دور میں جہاد کے عمل کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسی جہاد کی برکت سے روس کو شکست ہوئی اور وہ فضا میں تحلیل ہو گیا۔ لہٰذا آج ضرورت ہے کہ جہاد کی کہکشائیں سجائی جائیں، اسی کی برکت سے عالمی خلافت قائم ہو گی۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ دینی جماعتیں جمع کیوں نہیں ہوتیں۔ میرا خیال ہے کہ دینی جماعتیں جمع ہیں بس اعلان نہیں کرتیں۔ یہ اینٹی پروگرام رول بیک نہ کرنے، سود کے خاتمے، آئی ایم ایف کے قرضوں سے نجات، افغانستان پر عائد پابندیوں کے خلاف تمام معاملات پر متحد ہیں۔ ان سب کا موقف ایک ہے۔ یہ بتدریج اتحاد کی طرف بڑھ رہے ہیں کیونکہ ان کے سربراہان جب بیٹھتے ہیں تو متفقہ قراردادیں اور قوم کو ایک لائحہ عمل دے دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ اکٹھے ہیں۔

موجودہ فوجی حکومت اس خوش فہمی سے نکل آئے کہ لوگ ان کے آنے پر خوش ہیں، وہ سابقہ حکومت کے جانے سے خوش ہوئے تھے۔ موجودہ فوجی حکومت کو سابقہ فوجی حکومتوں کی طرح سول معاملات کا تجربہ نہیں ہے۔ انہیں چاہئے کہ حکومت سول افراد کے حوالے کر دیں۔

یہ کانفرنس بڑی بروقت منعقد ہوئی ہے۔ اس سے خلافت کے قیام کا عمل آگے بڑھے گا۔ تاہم آج فقر درویشی، جہاد اور شہادت کے کلچر کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے یہ کر لیا تو خلافت کی منزل بھی جلد حاصل کر لیں گے۔

چیف جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ

نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے کہ آج کے دور میں نظام خلافت کو کیسے چلایا جائے گا۔ میرے نزدیک قانون سازی کے لئے علماء کی کمیٹی بنائی جائے۔ تاکہ آج کل کے مسائل کا قابل قبول حل نکالا جا سکے۔ ہمیں اس کام کے لئے اسمبلیوں سے بھی کام لینا ہو گا۔ نصوص پر تو کوئی بات نہیں ہو گی لیکن ایسے ادارے بنائے جائیں جو موجودہ دور کے مسائل کے حل کو تلاش کریں۔ اسلامی نظام خلافت میں قانونی و دستوری حقوق کے اعتبار سے سب مسلمان برابر ہیں لیکن ذمہ داریاں تقسیم کرتے وقت ہمیں لوگوں کے علم و عمل کو بھی دیکھنا ہو گا۔ اس کے ساتھ Check and Balance کا نظام بھی اپنانا ہو گا۔ غیر مسلموں کو تمام حقوق دیئے جائیں گے تاہم غیر مسلم قانون سازی کے عمل میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

نظام خلافت میں تمام مسلمان قانونی و دستوری سطح پر برابر ہیں، جسٹس نسیم شاہ

مولانا عبدالستار خان نیازی (مہمان خصوصی)

ڈاکٹر صاحب نے جس طرح تحریک خلافت کو تروتازہ کیا اور اسلام کے سیاسی و معاشی نظام کی تعبیر کی ہے وہ قابل تحسین ہے۔

خلافت کا نظام ہی عادلانہ نظام ہے اور اسی میں انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں انسانیت کا جو منشور پیش کیا وہی درحقیقت خلافت کا منشور ہے۔

افغانستان کی طالبان حکومت نے اسلامی نظام نافذ کر کے خلافت کی راہ ہموار کر دی۔ اب ہمیں پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنا ہے۔ اللہ ڈاکٹر صاحب کو کامیاب کرے۔

قاری احمد اللہ اشرف صاحب کی اختتامی دعا پر ٹھیک دو بجے پہلی نشست کا اختتام ہوا۔

افغانستان کی طالبان حکومت نے اسلامی نظام خلافت کی راہ ہموار کر دی، مولانا عبدالستار نیازی

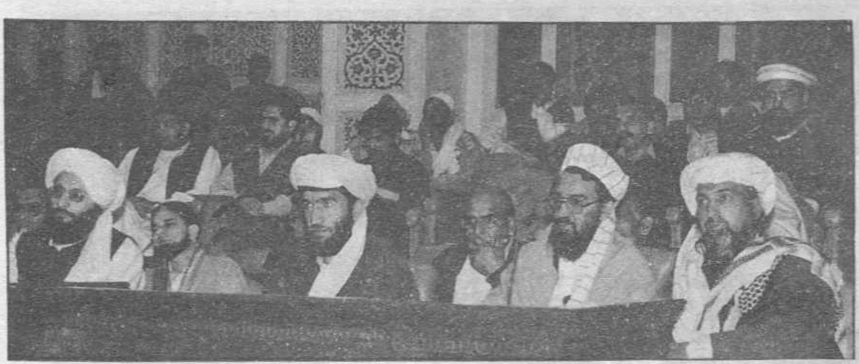

حاضرین میں طالبان وفد کے اراکین مقررین کی تقاریر سن رہے ہیں

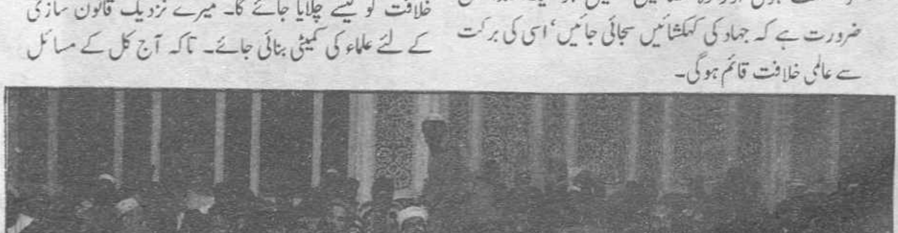

تحریک خلافت پاکستان کے ترجمان "ندائے خلافت" کے نمائندگان پریس باکس میں اپنی ڈیوٹی سنبھالے ہوئے

کانفرنس میں شعبہ سمع وبصر آصف حمید کی سربراہی میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے

اللہ کی حاکمیت کو تسلیم نہ کرنا، کفر فسق اور ظلم ہے، مصطفےٰ ترک

دوسری نشست

دوسری نشست کا آغاز اعلان شدہ پروگرام کے عین مطابق ٹھیک چار بجے آغاز ہوا۔ اس نشست کے مہمان خصوصی افغانستان کے نائب سفیر قاضی حبیب اللہ فوزی تھے۔ دوسری نشست کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو کانفرنس کے اختتام تک پر رہا۔ قاری عبدالماجد نے ابتدا میں تلاوت کلام اللہ کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد امریکہ سے آئے ہوئے مہمان جناب مصطفےٰ ترک نے بزبان انگریزی خطاب کیا۔

مصطفیٰ الترک

اللہ کے نزدیک مقبول دین ' اسلام ہے۔ اسلام ہی عادلانہ نظام اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور نظام کو منتخب کرتا ہے تو اللہ اس کے اعمال سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

حاکمیت صرف اور صرف اللہ کے لئے ہے۔ اگر کوئی اللہ کے سوا کسی اور کو حاکم اعلیٰ تسلیم کرتا ہے تو از روئے قرآن یہی لوگ کافر و فاسق و ظالم ہیں۔

آج کفر اللہ کے دین کو مٹانا چاہتا ہے' ہماری ذمہ داری ہے کہ دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنائیں اور نظام خلافت کے قیام کے لئے اپنا تن من دھن لگادیں۔

اس خطاب کے بعد خورشید احمد گنگوہی سٹیج سیکرٹری نے کہا اگر آج کوئی جماعت خلافت کے لئے مؤثر انداز میں کام نہ کر رہی ہوتی تو پوری امت گنہگار ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب کا احسان ہے کہ انہوں نے تحریک خلافت شروع کی۔

اس کے بعد جنرل (ر) ظہرالاسلام عباسی صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔

ظہیرالاسلام عباسی

نظام خلافت کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس کے بغیر حقوق اللہ اور حقوق العباد کماحقہ ادا نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس کی بحالی ہماری شرعی ذمہ داری ہے۔ بحیثیت انسان ہم سب اللہ کے خلیفہ ہیں۔ میرے نزدیک اس کانفرنس کا نام انٹرنیشنل خلافت کانفرنس نہیں بلکہ خلافت ارضی کانفرنس ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ قومیت کا موجودہ تصور خلاف اسلام ہے۔

نظام خلافت کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، ظہیرالاسلام عباسی

اللہ نے ہمیں یہ ملک اسلام قائم کرنے کے لئے دیا ہے۔ ہم مسلمان ہیں لہٰذا ہمیں نفاذ اسلام میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جنرل پرویز مشرف کے پاس قوت نافذہ ہے۔ ان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ کام فوراً کریں اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں لے لیں۔

میں تمام علمائے کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک وفد بنا کر اتمام حجت کے لئے پرویز مشرف کے پاس جائیں اور انہیں اس اعلان کے لئے آمادہ کریں۔ آئین کے ذریعے اسلام نہیں آئے گا۔ کیونکہ پاکستان کے ایک چیف جسٹس نے اس وقت پاکستان کے آئین کا بیڑہ غرق کر دیا جب حاکم علی کیس میں انہوں نے قرآن و سنت کے سپریم لاء ہونے سے متعلق شق کو آئین کی دوسری شقوں کے برابر قرار دیا تھا۔

نفاذ اسلام جہاد فی سبیل اللہ سے ہو گا۔ ڈاکٹر صاحب اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اللہ انہیں کامیاب کرے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد (خطبۂ صدارت)

پاکستان اسلامی نظام کے قیام کے لئے قائم ہوا ہے اور پاکستان بتدریج اس منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ گویا نظام خلافت پاکستان کا مقدر ہے۔

لیکن پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کا آخری مرحلہ کیسے آئے گا؟ میرے نزدیک اس کے دو امکانی راستے ہیں۔ پہلا راستہ آئینی ہے۔ دراصل قیام خلافت کے آئینی تقاضے پاکستان کے ۵۳ سالہ عرصے میں بہت حد تک پورے ہو چکے ہیں۔ اللہ کی حاکمیت خلافت کا پہلا تقاضا ہے جو ہمارے دستور میں پورا ہو چکا ہے۔ خلافت کا دوسرا تقاضا بھی آئین میں دفعہ ۲۲۷ (الف) کے تحت ایک حد تک پورا ہو چکا ہے

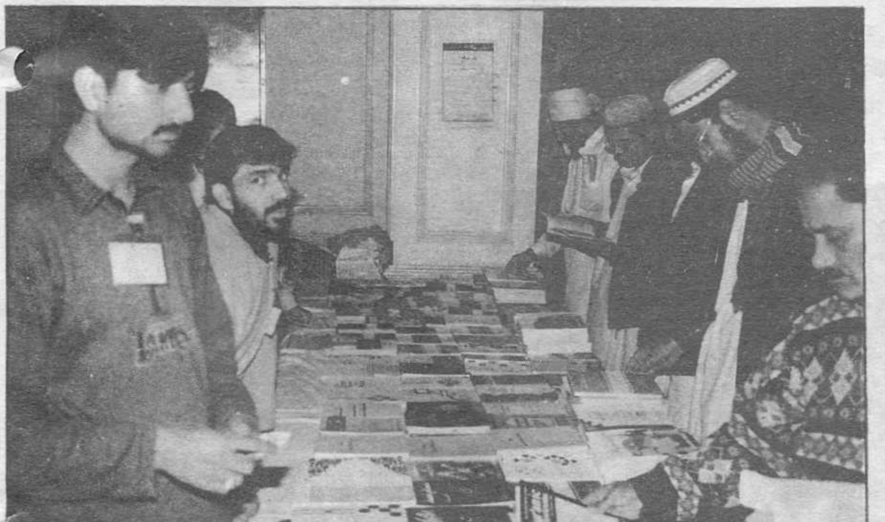

کانفرنس کے باہر تحریک خلافت اور امیر تنظیم اسلامی کی کتب کے سٹال کا ایک منظر

اہم اعلان

مرکزی انجمن خدام القرآن کے شعبہ سمع و بصر نے انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ انٹرنیٹ پر لوڈ کر دی ہے۔ ویب سائٹ ایڈریس درج ذیل ہے:

www.tanzeem.org

جس کی رو سے پاکستان میں قرآن و سنت کے منافی قانون سازی کی اجازت نہیں۔ خلافت کا تیسرا تقاضا فیڈرل شریعت کورٹ کے قیام سے پورا ہو گیا کہ اگر یہ عدالت کسی شے کو کتاب و سنت کے منافی قرار دے دے وہ کالعدم ہو جائے گی۔ اور حکومت کو عدالت کی طرف سے دی گئی مدت کے اندر قرآن و سنت کے مطابق نئی قانون سازی کرنا ہو گی۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ پاکستان کے دستور میں اسلام موجود تو ہے لیکن مؤثر نہیں ہے۔ اس اعتبار سے ہمارا دستور گویا منافقت کا پلندہ ہے۔ اگر دینی جماعتیں انتخابی سیاست سے کنارہ کش ہو کر کسی سیکولر جماعت کو شامل کئے بغیر متفقہ طور پر دستور کی تنفیذ اور سود کے خاتمے کا مطالبہ کریں تو چند دنوں یا ہفتوں میں نفاذ شریعت کا مرحلہ طے ہو جائے گا۔ اس کے بعد بتدریج ایک پراسیس کے ذریعے اسلامائزیشن کا عمل مکمل ہو جائے گا۔ اگر یہ نہ ہوا تو پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کا دوسرا راستہ صرف سخت انقلاب کا راستہ ہے یعنی منہاج محمدیؐ کے مطابق سب سے پہلے کچھ لوگ اپنے اندر ایمان حقیقی پیدا کریں۔ پھر ایسے لوگ جمع ہوں اور ایک جماعت کی صورت میں منظم ہوں۔ جب معتدبہ تعداد ہو جائے تو موجودہ نظام کے خلاف اقدام کریں۔ اس میں جانیں دینا پڑیں گی کیونکہ جب حضور ﷺ نے اپنا اور اپنے صحابہؓ کے خون کا نذرانہ پیش کیا ہے تو آج بھی اس کام کے لئے ہمیں اپنی جانوں کا نذرانہ اس راہ میں دینا پڑے گا۔ یہ ہے منہاج محمدیؐ۔ آخری دور میں بھی نظام خلافت اسی طور قائم ہو گا۔ بہرحال جلد یا بدیر کل روئے ارضی پر یہ نظام قائم ہو کر رہے گا۔ کیونکہ قافلۂ انسانیت خلافت علی منہاج النبوۃ کی دہلیز پر پہنچ چکا ہے۔ ہم تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے دونوں صورتوں یعنی حکومت سے مطالبہ اور منہج محمدیؐ کے ذریعے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کے اختتام پر سٹیج سیکرٹری گنگوہی صاحب نے کہا: اگر یورپ اپنے مفادات کے لئے اکٹھا ہو سکتا ہے تو عالم اسلام کیوں نہیں۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب کہ ہماری کرنسی، منڈی، فوج اور ایک اسمبلی ہو گی۔ یہی وقت خلافت کے احیاء کا ہو گا۔

اس کے بعد ایڈمرل (ر) افتخار احمد سروہی کو دعوت خطاب دی گئی۔

رفقاء و احباب نوٹ فرما لیں

یو این او کی طرف سے افغانستان کی اسلامی حکومت طالبان کے خلاف عائد کردہ حالیہ پابندیوں کے بعد تنظیم اسلامی پاکستان نے اپنے افغان بھائیوں کی مدد کے لیے ایک فنڈ قائم کیا ہے۔

اس ضمن میں حبیب بنک گڑھی شاہو لاہور میں "تنظیم اسلامی برائے طالبان" کے عنوان سے قائم کئے گئے کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

CD 1521-86

میں عطیات جمع کرائے جا سکتے ہیں

مولانا حبیب اللہ فوزی، جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن اور جنرل (ر) حمید گل

> ہم اسلام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوں تو پوری دنیا میں خلافت قائم ہو سکتی ہے۔ قاضی عبداللطیف

ایڈمرل (ر) افتخار احمد سروہی

پاکستان کو اللہ نے وہ چیزیں عطا کی ہیں کہ یہ عالم اسلام کی رہنمائی کر سکتا ہے اسی وجہ سے آج پاکستان اسلام دشمن طاقتوں کا ہدف ہے۔ ہمیں اس حیثیت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

OIC کو بنے تیس سال ہوئے لیکن غیر مؤثر ہے۔ اس نے آج تک کسی اسلامی ملک کی مدد نہیں کی۔ لہٰذا OIC کو ختم کیا جائے۔ اس کی جگہ یونین آف اسلامی ممالک یا اسلامی دولت مشترکہ کے نام سے نیا نظام بنایا جائے۔ ۵۶ مسلمان ممالک کی عدالتیں، کرنسی اور منڈی سب ایک ہوں اس ادارے کے ذریعے یہ ممالک اپنے مسائل خود حل کریں، صرف اسی راستے سے عالمی خلافت قائم ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد مشہور نعت خواں مرغوب احمد ہمدانی نے نعت رسولؐ پیش کی۔

کسی ایسی ذات کا نام لو جو امین بھی ہو جو اماں بھی ہو
ہے میرے یقین کا فیصلہ، نہیں انؐ کے بعد کوئی نہیں
کوئی ایسی ذات ہمہ صفت کوئی ایسا نور ہمہ جہت
کوئی مصطفیٰ کوئی مجتبیٰ، نہیں انؐ کے بعد کوئی نہیں

ڈاکٹر ابراہیم ناہ (ملائشیا)

ملائشیا سے آئے ہوئے ملیشیا اسلامی پارٹی کے رہنما ڈاکٹر ابراہیم نے اپنے خطاب کے ابتداء میں اپنے دورۂ پاکستان کے بعض خوش کن تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد اور تمام پاکستانی مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ پورے عالم اسلام میں احیاء دین اور احیاء نظام خلافت کے لئے تحریکیں چل رہی ہیں جو ایک خوش آئند امر ہے۔ پاکستان کے لوگوں میں موجود خلافت کے لئے تڑپ دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خلافت کا نظام یہاں ضرور قائم ہو گا۔ وقت کی کمی کے باعث موصوف اپنا مقالہ مکمل نہ کر سکے۔ داعی تحریک نے بتایا کہ اس مقالے کو ہم اپنے کسی جریدے میں شائع کر دیں گے۔

قاضی عبداللطیف، رہنما جمعیت علماء اسلام (س)

آج دنیا کی ایک چوتھائی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے دنیا کے آدھے وسائل ان کے ہاتھوں میں ہیں۔ ۵۳ ملکوں میں ان کی حکومت قائم ہے لیکن ہم امریکہ کی غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ گر ہم اسلام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوں تو پوری دنیا پر خلافت قائم ہو سکتی ہے۔ آج افغانستان اور پاکستان سے امریکہ کی جنگ اسی وجہ سے ہے کہ وہ ان ممالک میں نفاذ اسلام کی صلاحیت سے خوفزدہ ہے۔ پاکستان کا معاملہ ابھی راستے میں ہے، افغانستان میں تو اسلامی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اس بارے میں جو کچھ فرمایا ہے میں اس سے کامل اتفاق کرتا ہوں۔ ہم نے دستوری سطح پر تو کلمہ پڑھا ہوا ہے۔ لیکن ہم ابھی عملی نفاذ اسلام کے لئے تیار نہیں اسی وجہ سے آج ہم ذلیل ہیں۔ اگر ہم اپنے اخلاق اور اعمال درست کریں تو جغرافیائی وسائل کے اعتبار سے دنیا کی قیادت پاکستان کے پاس ہو گی۔ ایک چھوٹے سے ملک افغانستان نے دنیا کو بتا دیا ہے کہ اسلام کتنی بڑی طاقت ہے۔ ہمیں بھی اسلام کی اسی قوت سے اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور اس نوشتۂ دیوار کو پڑھنا چاہئے کہ ہماری اقتصادیات کا حل افغانستان سے مصالحت میں ہے، امریکہ کی کاسہ لیسی میں نہیں۔

پروفیسر فتح نصیب چوہدری

خلافت قائم کرنے کا راستہ یہی ہے کہ ہم کلمہ کو اپنی جانوں پر نافذ کریں اس کے بعد اس کے نفاذ کی جہاد کے ذریعے کوشش کریں۔

قاضی حبیب اللہ فوزی (نائب سفیر امارت افغانستان)

جناب فوزی صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں اس کانفرنس میں دعوت خطاب ملنے پر داعی تحریک پاکستان محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور اس کے انعقاد پر ہدیہ تبریک پیش کیا اور فرمایا: زمین کی خلافت کے لئے اللہ نے دو شرطیں رکھی ہیں۔ فرمان خداوندی ہے کہ جو تم میں ایمان لائیں اور ایمان صالحہ کا حق ادا کریں، اللہ انہیں ضرور خلافت عطا فرمائے گا۔

جب دل میں ایمان ہو تو ایک شرط پوری ہو جاتی ہے لیکن ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ صرف لا الہ الا اللہ پر ایمان

لے آیا جائے۔ بلکہ ایمان کا مطالبہ ہے کہ اس کے تقاضوں کو بھی پورا کیا جائے۔ یعنی دل میں یقین اور عمل میں تصدیق۔ عمل میں تصدیق ہی اعمال صالحہ ہیں۔ جب عمل صالح' ایمان کے ساتھ مل جائے تو خلافت ملتی ہے۔ آج ہم اس لئے رسوا ہیں کہ ایک حدیث کے مطابق کہ ہمارے دل میں وھن کی بیماری نے گھر کر لیا ہے۔ یعنی دنیا کی محبت اور موت کا خوف ہمارے دلوں میں جم گیا ہے۔ اسی بیماری کی وجہ سے عالم اسلام کے پاس تمام وسائل ہونے کے باوجود مسلمان ظلم کا شکار ہیں۔ فلسطین میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ بوسنیا' کشمیر اور چیچنیا کا بھی یہی حال ہے۔ اگر ہم اسلام کا دامن تھام لیں تو دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ افغانستان میں ہمیں روس کے مقابلے پر اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ اللہ نے ہمیں جہاد کے نتیجے میں اقتدار بھی دیا لیکن ہم دنیا پرستی میں مبتلا ہو گئے تو سزا کے طور پر خانہ جنگی ہم پر مسلط ہو گئی جب ہم نے دوبارہ اللہ کی پناہ میں آئے تو اللہ نے ہماری حالت کو بدل دیا۔ اور ہمیں مثالی امن قائم کرنے کی توفیق

> **ہم نے خواتین کو میراث کا حق دیا' مخلوط معاشرے پر مکمل پابندی عائد کی اور امن و امان کو قائم کیا' قاضی حبیب اللہ فوزی**

دی۔ ہم نے تعمیراتی کام شروع کئے۔ کیپٹل کا کنٹرول ہمارے پاس ہے۔ ہم نے عوام کی تعلیم کا انتظام شروع کر دیا ہے اس کے باوجود اقوام متحدہ ہمیں تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

ہمارا قصور صرف یہ ہے کہ ہم نے ان سے کہا کہ اسامہ کے جرائم کا ثبوت دو' انہوں نے ابھی تک کوئی ثبوت نہیں دیا' اسی طرح ہم نے اسامہ کو افغانستان کی سر زمین کو کسی کے خلاف استعمال کرنے نہیں دیا۔ لیکن اقوام متحدہ نے ہم پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے حقوق میں ہم نے میراث کا حق دیا ہے۔ پہلے خواتین کا زبردستی نکاح کیا جاتا تھا اب وہ اپنی خوشی سے نکاح کر سکیں گی۔ قتل کے بدلے میں خواتین کا تبادلہ بھی ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ خواتین تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ پولیس کے شعبے میں خواتین کی تلاشی کے لئے ایک شعبہ رکھا گیا ہے جس میں صرف خواتین ملازم ہیں۔ ہم نے صرف مخلوط معاشرے پر پابندی عائد کی ہے۔ اسی طرح ہم نے اللہ کے حکم کی وجہ سے پوست کی کاشت پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اقوام متحدہ کا وفد آ کر دیکھے کہ ہم نے منشیات کے کارخانے جلا دیئے ہیں۔ لیکن وہ ہماری کسی بات کو ماننے کو تیار نہیں۔

دراصل یہ سب بہانے ہیں۔ ان کی دشمنی ہمارے خلاف نہیں اسلام کے خلاف ہے۔ یو این او جو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اس نے مخالفین کو ہر طرح کا اسلحہ لانے کی اجازت دی ہے۔ مطلب یہ کہ مخالفین جتنی چاہیں قتل و غارت کریں۔ دراصل وہ یہاں لڑائی جاری رکھنا چاہتا ہے۔ پابندیاں صرف ہمارے خلاف ہیں۔ حالانکہ ان پابندیوں کی وجہ سے ہمارے ہاں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

دوائیں نہ ہونے کی وجہ سے بچے مر رہے ہیں۔ ہمارے عوام کی قوت خرید ختم ہو گئی ہے لیکن ہمیں کافروں سے کوئی شکوہ نہیں' وہ تو کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ مسلمانوں سے توقع اور درخواست ہے کہ وہ ہمیں کافروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں۔ کافر ادارہ U.N.O ہم پر ناروا ظلم کر رہا ہے۔ لہٰذا O.I.C اور اسلامی ممالک ہمیں تسلیم کریں۔ اسلامی ممالک عوام الناس میں کفار کی اسلام کے ساتھ دشمنی کی وجوہات کا ادراک پیدا کریں۔ میں پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں' انہوں نے ہمارے ساتھ جو تعاون کیا ہم اسے نہیں بھولیں گے۔ عالم اسلام متحد ہو جائے اور وہ اسلام کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل کریں۔

جناب فوزی کے خطاب کے بعد امیر تنظیم و داعی تحریک خلافت پاکستان محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے حاضرین کو بتایا کہ ہم نے اپنی محدود بساط کے مطابق اپنے افغان بھائیوں اور امارت اسلامی افغانستان کی مدد کے لئے ایک خصوصی فنڈ

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کے موقع پر پیش کی جانے والی قراردادیں

(۱) اسرائیل فلسطینیوں پر مظالم بند کرے اور مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دے

تحریک خلافت پاکستان کے زیر اہتمام انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اور نمائندہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسرائیل نہتے فلسطینی عوام پر ڈھائے جانے والے غیر انسانی اور وحشیانہ تشدد کا سلسلہ بند کر کے تمام مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دے تاکہ فلسطینی عوام کو ان کے جائز حقوق مل سکیں۔ یہ اجتماع اقوام متحدہ سمیت تمام انصاف پسند ممالک سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری اسرائیل کو مجبور کرے کہ وہ فلسطینی عوام پر ظلم و تشدد کی موجودہ پالیسی کو فی الفور ختم کرے۔ کانفرنس کے شرکاء نے اقوام متحدہ کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر عالمی ادارے نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے اپنا کردار ادا نہ کیا اور اسرائیل نے اپنی ظالمانہ پالیسی جاری رکھی تو مشرق وسطیٰ کا علاقہ کسی وقت بھی خوفناک اور تباہ کن تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

(۲) افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کی شدید مذمت

تحریک خلافت پاکستان کے زیر اہتمام ایوان اقبال لاہور میں انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کا عظیم اور نمائندہ اجتماع اقوام متحدہ کی طرف سے افغانستان پر اقتصادی پابندیاں نافذ کرنے کے فیصلے کی شدید مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ افغانستان پر لگائی جانے والی پابندیوں کی قرارداد کو واپس لے کر تباہ حال افغان عوام کی مدد کرے۔ کانفرنس کے شرکاء تمام اسلامی ممالک اور دنیا کے انصاف پسند اور انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے کام کرنے والے ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں طالبان حکومت کو افغانستان کی جائز اور نمائندہ حکومت تسلیم کیا جائے کہ جن کی حکومت افغانستان کے ۹۵ فیصد رقبے پر محیط ہے اور وہاں طالبان کی حکومت نے مکمل امن و امان قائم کیا ہے۔ خلافت کانفرنس کے شرکاء حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ماضی کی طرح افغان عوام کی تائید و حمایت کے حوالے سے کسی بیرونی دباؤ کو قبول نہ کرے۔ یہ اجتماع امت مسلمہ کے صاحب ثروت افراد سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں افغانستان کے مسلم عوام کی دل کھول کر مالی معاونت کریں۔

(۳) مسلمانان پاکستان کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ :

(۱) پاکستان کے جملہ قوانین کو شریعت اسلامی سے ہم آہنگ کرنے کے لئے: ا فیڈرل شریعت کورٹ کے دائرہ کار پر عائد تحدیدات ختم کر دی جائیں ب فیڈرل شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بنچ کے جج حضرات کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور ان کی شرائط ملازمت کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج حضرات کے مساوی کیا جائے۔

(۲) بیرونی اور اندرونی ہر سطح پر سود کی وصولی اور ادائیگی کا سلسلہ فی الفور ختم کر دیا جائے اور آئندہ بینکاری کے لئے اب تک کی پیش شدہ متبادل سکیموں میں سے کسی ایک کو جلد از جلد نافذ کر دیا جائے۔

(۳) بلدیاتی انتخابات میں خواتین کا جداگانہ کوٹہ یکسر ختم کیا جائے۔

بصورت دیگر —— پاکستان کے مسلمان حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کے آغاز میں حق بجانب ہوں گے!

قائم کیا ہے جس کے تحت ابتدائی قسط کے طور پر جمع شدہ دس لاکھ روپے افغانستان کے قابل احترام سفیر کی خدمت میں اسلام آباد میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ داعی تحریک نے اس فنڈ میں اب تک مزید جمع ہونے والی رقم جو ۴۴۰۰ ڈالر اور ۲۰۰ پاؤنڈ پر مشتمل تھی' اس موقع پر افغانستان کے نائب سفیر کی خدمت میں پیش کی اور شرکاء سے زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لینے کی درخواست کی۔ چنانچہ اس موقع پر ایک صاحب نے حکومت افغانستان کی مدد کے لئے دس ہزار ڈالر دینے کا اعلان کیا۔

عبدالرحمٰن سلیم صاحب (المہاجرون)

نظام خلافت کے قیام کے لئے ہمیں صرف حضور ﷺ کا طریقہ اختیار کرنا ہوگا' ہمیں اقوام متحدہ سے اپیل نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اقوام متحدہ کا اسلام کے بارے میں کیا نظریہ ہے۔ ہمیں کفار سے کسی صورت مدد کے لئے درخواست نہیں کرنا چاہئے حضور ﷺ نے کفار سے کبھی ایسی درخواست نہیں کی۔ ہمارے لئے کفار سے تعلق کی دو بنیادیں ہیں ایک یہ کہ ہم انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو دوسری یہ کہ ذمی بن کر رہیں۔ اس کے سوا ہمیں کفار سے کوئی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔

پاکستان کے آئین کی بنیاد غیر اسلامی ہے اس کے ذریعے کبھی اسلام نافذ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں پہلے اس آئین کو ہٹانا ہوگا اور نئے سرے سے اسلام کا نظام قائم کرنا ہوگا۔

ہمیں پہلے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرنا ہوگا۔ معاشرے کی برائی اور سسٹم کو چیلنج کرنا ہوگا۔ ہمیں حکمرانوں سے خوفزدہ ہوئے بغیر انہیں چیلنج کرنا ہوگا۔ ہمیں مغرب زدہ حکمرانوں کو ہٹانا ہوگا۔ تب ہی یہاں اسلامی نظام قائم ہو سکے گا۔

سید عتیق الرحمٰن گیلانی

ہمیں نبی پاکؐ نے ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے' خلافت کے قیام کے لئے ہمیں اعلان کرنا ہوگا کہ ہم مصنوعی پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن افسوس کہ ہم نے امریکہ اور اقوام متحدہ کو معبود بنایا ہوا ہے۔ ہمیں خلافت کا نظام قائم کر کے اللہ کی حاکمیت کا اعلان کر دینا چاہئے۔ آپ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مل کر ایمان کی بنیاد پر کام کریں۔ اور خلافت کے قیام کے لئے جدوجہد کریں۔ اگر اس کام کے لئے جان بھی جائے تو پرواہ نہ کریں۔

(مرتب : فرقان دانش خان)

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کی جھلکیاں

☆ شہر لاہور کے قلب میں واقع خوبصورت ایوان اقبال اپنی وسعت کے اعتبار سے شہر کا منفرد ہال ہے مگر ۲۸ جنوری کو یہ ہال خلافت کے پروانوں سے تنگی داماں کا شکوہ کرتا نظر آیا۔ کانفرنس کے آغاز سے قبل ہال کی تمام نشستیں پر ہو چکی تھیں۔ کانفرنس کا آغاز طے شدہ اعلان کے مطابق ساڑھے نو بجے ہوا۔ ساڑھے دس بجے تک سٹیج کے سامنے فرشی حصہ حاضرین سے بھر چکا تھا۔

☆ افتتاحی خطاب امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے فرمایا۔ خطاب کے دوران حاضرین کی توجہ اور دلچسپی دیکھنے کے لائق تھی۔

☆ کانفرنس کے دوسرے مقرر ریٹائرڈ جنرل اور سکالر حمید گل تھے جنہوں نے عالمی حالات کی روشنی میں بتایا کہ آنے والا دور نظام خلافت کا دور ہے۔

☆ کانفرنس کے تیسرے مقرر تحریک خلافت بنگلہ دیش کے بانی حافظ جی حضورؒ کے خلف الرشید مولانا احمد اللہ اشرف تھے۔ مولانا صاحب نے شستہ اردو میں تقریر کر کے حاضرین کو حیران کر دیا۔

☆ امریکہ سے آئے ہوئے مندوب عمران این حسین صاحب نے بزبان انگریزی خطاب کیا۔ ان کے طرز خطاب نے پورے مجمع کو سراپا اشتیاق بن کر ہمہ تن گوش ہونے پر مجبور کر دیا۔

☆ کانفرنس میں خواتین کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت کی جو کانفرنس کے اختتام تک ہال میں موجود رہی۔

☆ پہلی نشست کے بعد کھانے اور نماز ظہر کا وقفہ تھا۔ اتنے بڑے ہجوم کو جس منظم انداز میں کھانا اور چائے پیش کی گئی اس پر منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں۔

☆ دوسری نشست کا آغاز قاری عبد الماجد صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

☆ تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ کے ڈائریکٹر دعوت و تربیت مصطفیٰ ترک پہلے مقرر تھے۔

☆ بے نظیر بھٹو کے دور اقتدار میں بغاوت کیس میں گرفتار ہونے والے میجر جنرل (ر) ظہیر الاسلام عباسی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے ذریعے اسلام نہیں آ سکتا کیونکہ اسے ہر فوجی حکمران نے روندا ہے۔

☆ نماز مغرب سے قبل ایڈمرل (ر) افتخار احمد سروہی نے خطاب کیا۔ ان کے خطاب کے بعد نماز مغرب کا وقفہ ہوا۔ انٹرنیشنل خلافت کانفرنس میں باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا گیا۔

☆ بعد نماز مغرب حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب نے نعت رسول مقبول پیش کی۔

☆ صحافیوں کے پرزور اصرار پر امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے قبل از صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ انہوں نے صدارتی خطاب میں "پاکستان میں خلافت کے قیام کے طریق کار" پر نہایت عمدگی اور وضاحت سے روشنی ڈالی۔

☆ ان کے بعد نائب سفیر افغانستان مولانا حبیب اللہ فوزی صاحب نے خطاب کیا اور افغانستان کے تازہ ترین حالات کو حاضرین کے سامنے رکھا۔ ان کے خطاب نے حاضرین میں جوش اور ولولہ پیدا کیا۔ انہوں نے بھی صاف ستھری اردو میں خطاب کر کے حاضرین کو حیران کر دیا۔

☆ کانفرنس کے آخری مقرر مولانا عتیق الرحمٰن گیلانی تھے ان کے خطاب کے بعد امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان نے کانفرنس کے بھرپور اور کامیاب انعقاد پر اللہ کا شکر ادا کیا اور مہمان مقررین اور حاضرین کا بھی باہتمام شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس کا اختتام داعی تحریک کی اجتماعی دعا پر ہوا کہ "اے اللہ ہمیں اولاً پاکستان میں اور پھر پورے عالم میں نظام خلافت کو قائم و غالب کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرما"۔

☆ تنظیم اسلامی کے رفیق ذوالقرنین باقر صاحب اسی روز خصوصی طور پر خلافت کانفرنس میں شرکت کے لئے قطر سے تشریف لائے اور وہاں سے سیدھے واپسی کے لئے ایئرپورٹ چلے گئے۔

☆ خلافت کانفرنس کے دوسرے سیشن میں بھی حاضری اسی طرح برقرار رہی جیسے پہلے سیشن میں تھی۔

☆ صحافی حضرات بھی آخر وقت تک کانفرنس میں موجود رہے۔

☆ کانفرنس ہال کے باہر داعی تحریک خلافت محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب' خطابات اور دروس پر مبنی آڈیو ویڈیو کیسٹس اور کمپیوٹر سی ڈی کے سٹال لگائے گئے جن میں حاضرین نے خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

☆ صبح ساڑھے ۹ بجے شروع ہونے والی خلافت کانفرنس رات ۹ بجے اختتام پذیر ہوئی اور اس پورے عرصہ کے دوران ایوان اقبال کے اندر اور باہر ایک جشن کا سا سماں رہا۔

ضرورت رشتہ

چوبیس سالہ دوشیزہ ایم اے انگریزی (گولڈ میڈلسٹ) کے لئے دینی مزاج کے حامل پروفیسر' ڈاکٹر یا سی ایس پی آفیسر کا رشتہ مطلوب ہے۔

رابطہ پی او بکس نمبر 5166' ماڈل ٹاؤن لاہور

اپیل برائے مالی تعاون

رفیق تنظیم اسلامی حاجی محمود ظفر کے قریبی عزیز مرزا محمد عرفان کو تبدیلی گردہ کے آپریشن کے لئے مخیر حضرات سے مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

رابطہ: حاجی محمود ظفر مرزا

مکان نمبر ۱۶۳' گلی نمبر ۲' اا ریکس کالونی

شاہدرہ اسٹیشن لاہور فون: 7922022(042)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل: ۱۲۷
جلد :۱۰ شمارہ :۵
سالانہ زرتعاون ۱۷۵/-

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳-۵۸۶۹۵۰۱ فیکس: ۵۸۳۴۰۰۰
ای میل: info@tanzeem.org

ادارتی معاونین
☆فرقان دانش خان☆مرزا ایوب بیگ☆مرزا ندیم بیگ
☆سردار اعوان☆نعیم اختر عدنان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کا تذکرہ' قومی اخبارات میں